بیابہ مجلس شیخ حدیث

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہل حق

اللہ کا ذکر روح کائنات ہے یکم جمادی الاول ۱۴۰۶ھ حسب معمول حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے عصر کے بعد کی مجلس میں حاضر ہوا۔ ذکر کی فضیلت کا بیان جاری تھا۔ ارشاد فرمایا۔ ذکر اللہ، روح کائنات ہے، لفظ اللہ تمام صفات و کمالات کا جامع ہے جب تک اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا کائنات قائم رہے گی اور قیامت نہیں آئے گی مگر ایک وقت آئے گا جب الحاد اور دہریت کا غلبہ ہو جائے گا۔ اللہ کا ذکر، اللہ کی یاد دلوں سے اٹھ جائے گی۔ بھولے سے بھی کوئی اللہ کا نام نہیں لے گا۔ تب اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ گویا عالم کی بقا اور کائنات کے وجود کا دارو مدار ذکر الٰہی پر ہے۔

رشتۂ نکاح میں دینداری کو ملحوظ رکھنا چاہیے دارالعلوم کے ایک قدیم فاضل نے عرض کیا۔ حضرت! میری بیٹی سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے۔ میں نے بچپن سے بحمداللہ اس کی تعلیم و تربیت کی خصوصی نگرانی کی ہے۔ عربی میں، فارسی میں اس کا مطالعہ بھی خوب ہے۔ عربی تحریر بھی اچھی ہے۔ قرآن حکیم کا ترجمہ وغیرہ بھی جانتی ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس کا نکاح بھی ایسی جگہ ہو جائے جہاں اس کی تعلیم اور اسلامی ذہن محفوظ رہے۔

حضرت شیخ مدظلہ نے فرمایا، جی ہاں! قحط الرجال ہے۔ ایسا زمانہ آگیا ہے کہ صالحین اور علمی و دینی گھرانے اپنی بیٹیوں کے لئے علمی و دینی رشتہ کے سلسلے میں تقریباً ۹۰ فیصد خاندان پریشان ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

فاظفر بذات الدین تربت یداک، شادیاں کی جاتی ہیں نکاح کئے جاتے ہیں لیکن اغراض مختلف ہوتی ہیں۔ بعض حسن و جمال کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ بعض دولت اور جہیز کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ بعض دیگر کمالات، ملازمت وغیرہ کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ مگر اللہ والے، دین کو، صالحیت کو، اور نیکی کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ یہی لوگ کامیاب اور بامراد ہیں۔ کہ انہوں نے نکاح اور شادی بیاہ کی روح کو ملحوظ رکھا ہے۔ آپ بھی مبارک ہیں کہ آپ کے خیالات احساسات اور جذبات، دین کی بالادستی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی یاوری اور مدد فرمائے۔

فرض نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر وتر پڑھنے سے قبل ۴۵۰ مرتبہ حسبنا اللہ نعم الوکیل پڑھ لیا کریں۔ اللہ پاک کارسازی فرمادیں گے علاوہ ازیں " ربِّ اِنّی لِمَا اَنزلتَ اِلَیَّ مِن خیرٍ فقیر۔ کثرت سے اپنے ورد میں رکھیں ہر نماز کے بعد، جب بھی موقعہ ملے، مفہوم کو ملحوظ رکھ کر ورد جاری رکھیں۔

پھر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فاضل کی درخواست پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دیر تک الحاح و عجز کے ساتھ دعا مانگتے رہے۔

فکرِ امت میں حضور اقدس ؐ کا رونا پشاور کے ایک مہمان جس کا تبلیغی جماعت سے تعلق تھا نے عرض کیا۔ حضرت میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگایا اور آپؐ پر گریہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مجھے بھی رونا آیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ نیند اکھڑ گئی۔

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم جوں جوں خواب کا بیان سنتے جاتے تھے چہرۂ اقدس پر اس کے اثرات ہویدا ہو رہے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کا سنا تو لرز اٹھے اور ارشاد فرمایا۔ مجھے تعبیرِ خواب سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ تاہم آپ سعادت مند ہیں کہ باری تعالیٰ نے آپ کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بخشا ہے۔ حدیث میں ہے۔

من رانی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے گویا فی الحقیقت دیکھا کہ شیطان کو میری صورت بنانے کی طاقت نہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں آپ کی عصمت اور شانِ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے شیطان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بنانے کی طاقت نہیں دی گئی۔ نہ خواب کی حالت میں اور نہ بیداری کی حالت میں، حدیث میں ارشاد ہے۔ من رانی فقد رأی الحق، جس نے مجھے دیکھا اس نے فی الواقعہ مجھے ہی دیکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔ محدثین نے اس کے دو مطلب لکھے ہیں۔

۱۔ جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواب میں حضورؐ کی زیارت کی وہ حضورؐ ہی کے زمانہ میں بیداری میں بھی آپ کی زیارت کی سعادت حاصل کرے گا۔

۲۔ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا اسے آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات اور شفاعت کی سعادت حاصل ہو گی۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سائے تلے جگہ پائے گا۔ اور جس نے خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خیریت سے دیکھا یہ اس بات کی بشارت ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا —

آپ نے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں روتے ہوئے دیکھا ہے۔ رونا کبھی خوشی سے آتا ہے اور اکثر غم و اندوہ سے بھی۔ اگر پہلی صورت مراد لی جائے تو چونکہ آپ تبلیغ و اشاعت دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم والا کام کر رہے ہیں اس لئے حضور نے آپ کو گلے لگایا اور جوش مسرت سے آنکھوں سے آنسو بھی آئے۔

دوسری صورت بھی زیادہ قرین قیاس ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم امت کے فکر و غم اور فکر نجات میں بعض اوقات ساری ساری رات روتے رہتے۔ اور آج جب امت کے تغافل، انتشار، بے اعتنائی، الحاد، زندقہ اور بے دینی کی رپورٹ آپ کو پہنچتی ہوگی تو آپ پریشان ہو جاتے ہوں گے۔ امت میں تبلیغی جماعت کے حضرات چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والا کام کر رہے ہیں اور آپ بھی ان ہی سے ہیں۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ملے اور امت کے انتشار اور غفلت پر غم و اندوہ کے آنسو بہائے۔ اور امت کے حال پر اپنے رنج و الم کا اظہار کیا۔

بار الہا۔ اپنے فضل سے اپنے کرم سے امت کی ستاری فرمائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے تو اللہ غضب ناک ہو جائے گا۔ اور امت ہلاک ہو جائے گی۔

یہ فرما کر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کافی دیر الحاح اور عجز و انکسار کے ساتھ امت کی فلاح و نجات کی دعا فرماتے رہے۔

خواب میں زیارت رسول کا وظیفہ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و ملاقات اور اس کی فضیلت و اہمیت پر گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ ایک صاحب نے عرض کیا۔ حضرت! خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و ملاقات کے لئے کوئی وظیفہ بھی مرحمت فرمائیے۔ تو ارشاد فرمایا۔

درود شریف وسیلۂ قرب ہے کثرت درود سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت اور طلب پیدا ہوتی ہے۔ جب سچی طلب کے ساتھ درود پڑھا جائے گا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوگی۔ جمعرات کو اہتمام کے ساتھ غسل کر کے ایک ہزار مرتبہ درود پڑھا جائے۔ بزرگوں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات میں اس عمل کو مجرب بتایا ہے۔

علم کی طرح، ذکر اور سلسلۂ بیعت بھی متوارث ہے ایک حاضر مجلس نے دریافت کیا۔ حضرت! بعض لوگوں نے بیعت اور تصوف و سلوک کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ حالاں کہ وہ نہ تو کسی سے ماذون ہیں اور نہ کسی سے انہوں نے بیعت کی ہے۔

تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا:-

علم کی طرح ذکر، طریقِ عبادت اور سلسلۂ بیعت بھی متوارث ہے۔ جس طرح علم بغیر استاد کے ناقص ہے اسی طرح ذکر وفکر، طریقِ عبادت اور سلسلۂ بیعت بھی بغیر استاد کے ناقص اور بعض حالات میں مضرت رساں ہے۔ دینوی صنعتوں میں کمال تب حاصل ہوتا ہے جب تجربہ کار کاریگر سے سیکھی جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقے اور سنتیں قائم فرمائی ہیں۔ اس میں خیر وبرکت ہے۔ اگر بغیر استاد کے علم وعمل کی راہ آسان ہوتی تو قرآن کو جبرئیل کے ذریعہ ہرگز نہ اتارا جاتا، منقش اور مکتوب قرآن نازل کیا جاتا۔ جس طرح قرآن کے نقش کا علم ضروری ہے۔ اسی طرح اس کے الفاظ، تلفظ، طرزِ ادا، لغت اور تجوید وقرأت کا علم بھی ضروری ہے۔ جس کی تحصیل بغیر استاد کے مشکل ہے۔

تو جن لوگوں نے تصوف وسلوک اور بیعت اور سمع وطاعت کے بڑے بڑے بورڈ آویزاں کر دئے ہیں۔ اور خود کسی فاضل، مربّی اور لائق کامل استاد سے سبق نہیں پڑھا ان سے اجتناب کرنا چاہئے۔ کہ ایسوں کا انجام خطرناک ہوتا ہے۔ والعیاذ باللہ۔

شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ کا حکم اسی مجلس میں ایک صاحب نے عرض کیا، حضرت شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے۔ ارشاد فرمایا۔

شیعہ کے عقائد ان کی کتب سے عیاں ہیں۔ تحریفِ کتاب، تبدیلِ کلمہ، جوازِ متعہ، انکارِ خلافت، عقیدۂ امامت، سبِّ صحابہؓ، یہ سب کفریہ عقائد ہیں۔ ایسے عقائد رکھنے والوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ جب بھی ایسی صورت سے دوچار ہوں تو علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ تاکہ عام لوگ بھی اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کریں۔

جیل سے رہائی کا وظیفہ ۳ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ۔ بعد العصر حسب معمول شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں حاضر تھا اور بعض مضامین سنا رہا تھا۔ کہ بلوچستان سے چار اصحاب کا ایک وفد حاضر خدمت ہوا۔ ان میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ ہمارا بچہ سولہ سال کا جہادِ افغانستان میں شریک ہوا۔ اور اب معلوم ہوا ہے کہ وہ کابل کی جیل میں ہے۔ ہم صرف اس کی رہائی کی دعا کرانے کی غرض سے حاضرِ خدمت ہوئے ہیں اور یہ بھی درخواست کرتے ہیں کہ تمام مجاہدین جو روسی کارمل حکومت کی جیلوں میں ہیں سب کی باعزت رہائی کی دعا فرما دیجئے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ جہادِ افغانستان کا سنتے ہی ہمہ تن ادھر متوجہ ہوئے۔ مجاہدین کے دشمن کی جیلوں میں قید ہونے کی خبر سے رنجیدہ ہوئے۔ پھر حاضرین سے جن میں آج زیادہ تر علماء اور طلبہ تھے اور بعض مہمان بھی تشریف رکھتے تھے۔

مجاہدین کی رہائی اور فتح ونصرت کی دعا کی درخواست فرمائی۔ اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے اور دیر تک عجز ونیاز اور حد درجہ الحاح وتضرع کے ساتھ مجاہدین کی فتح اور قیدیوں کی رہائی کی دعائیں کرتے رہے۔

باقی ص۱۱ پر